Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فوٹ ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹ | ۲۱ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ ۔ ۷ ہجرت ۱۳۵۹ ۔ ۷ مئی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۰۳

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

قرآن کریم کے ذریعہ سے ہم ہلاکت کے گڑھے سے باہر نکل آئے ہیں

یہ کتاب حق اور باطل میں فرق بیّن دکھلاتی ہے اور ہر قسم کی غلطیوں سے مبرّا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ (البقرہ ۔ ۳)

ترجمہ: یہی کامل کتاب ہے۔ اس (امر) میں کوئی شک نہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"مجرّد عقلی تقریروں سے علم الٰہیات میں کامل تسلّی اور تشفی ممکن نہیں۔ اس صورت میں ہمارا اور برہمو لوگوں کا اس بات پر تو اتفاق ہو چکا کہ مجرّد عقل کی راہبری سے کوئی انسان یقینِ کامل تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور مابہ النزاع فقط یہی امر تھا کہ کیا خدا نے برہمو لوگوں کی رائے کے موافق انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ باوجود جوشِ طلب یقینِ کامل اور حقِ محض کے جو اس کی فطرت میں ڈالا گیا ہے پھر بھی اپنی فطرتی مراد سے ناکام اور بے نصیب رہے اور صرف ایسے خیالوں تک اس کا علم محدود رہے کہ جو امکانِ غلطی سے خالی نہیں۔ یا خدا نے اس کی معرفت کامل اور پوری پوری کامیابی کے لئے کوئی سبیل بھی مقرر کر رکھا ہے اور کوئی ایسی کتاب بھی عطا فرمائی ہے کہ جو اس اصول متذکرہ بالا سے باہر ہو کہ جس میں امکانِ غلطی کا قاعدہ کلیہ کر رکھا ہے۔ سو الحمد للہ والمنۃ ایسی کتاب کا خدا کی طرف سے نازل ہونا براہین قطعیہ سے ہم پر ثابت ہو گیا ہے اور ہم بذریعہ کتاب ممدوح کے اس ہلاکت کے ورطہ سے باہر نکل آئے ہیں جس میں برہمو لوگ مُردہ کی طرح پڑے ہوئے ہیں اور وہ کتاب وہی عالی شان اور مقدس کتاب ہے جس کا نام فرقان ہے جو حق اور باطل میں فرق بیّن دکھلاتی ہے اور ہر ایک قسم کی غلطیوں سے مبرّا ہے جس کی پہلی صفت یہی ہے ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ۔"

(تفسیر سورہ بقرہ ص۱)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۲ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع کے مطابق۔

حضور کو ابھی گردوں میں انفکشن کی تکلیف ہے اور ضعف ہے۔

احباب کرام خاص طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل خاص سے حضور کی صحت عمر میں برکت دے اور آپکو اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے۔ آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا بیس یوم لاہور میں قیام کرنے کے بعد ۲ مئی ۱۹۸۰ء کو واپس ربوہ تشریف لے آئی ہیں۔ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت شدید بیمار ہے اور بلڈ پریشر میں اضافے کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

۔ مکرم میاں اصغر علی صاحب محبوب نمبر کارپوریشن لاہور کی اہلیہ صاحبہ قریباً ایک ماہ سے درد گردہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کوئٹہ شیخ محمد حنیف صاحب کی صحت پہلے سے کافی بہتر ہے مگر معلوم ہوا ہے کہ ایک گردہ کام نہیں کر رہا۔ اور اسی طرح سے بزرگ انعام الحق صاحب کوثر بھی پہلے سے کافی ٹھیک ہیں۔ مگر اپریشن کی جگہ سے ابھی پیپ خارج ہو رہی ہے۔ احباب جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض ہے کہ دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالرحمٰن خان کوئٹہ

۔ عزیز حافظ برہان محمد خان متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کو ٹانگ میں تکلیف ہے۔ جامعہ احمدیہ سے

(باقی دیکھیں ص۵ پر)

جماعت ہائے احمدیہ کی ایک اہم ذمہ داری

امتحان دینے والے بچوں کے نتائج کی فہرستیں حضور کی خدمت میں بھجوائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی ترقی کا جو عظیم منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ اس میں جہاں حضور نے امتحان دینے والے ہر بچہ اور بچی کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ وہ پاس ہو یا فیل) اپنے نتیجہ سے بذریعہ خط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اطلاع دے گا۔ وہاں حضور نے ہر اجری جماعت کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ خط لکھنے والے تمام بچوں کی فہرست حضور کی خدمت میں ارسال کرے گی۔ چنانچہ حضور نے ۷ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:۔

"جماعتیں یہ وعدہ کریں کہ (امتحانات کا نتیجہ نکلنے پر) مجھے جو بچے خط لکھیں گے وہ ان کی فہرستیں مجھے بھجوائیں گی۔"

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: فضل عمر پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۲۱ رجمادی الثانی ۱۴۰۰ھ

۷ رہجرت ۱۳۵۹ ہش

حکیمانہ نظامِ تعلیم پر مبنی مثالی تعلیمی اداروں کا قیام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید اور احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں جس متوازن اور حکیمانہ نظامِ تعلیم کی نشاندہی فرمائی اور اس کے نفاذ کے سلسلہ میں جو عملی اقدامات فرمائے ان میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے نام سے ایک مثالی سکول کا قیام بھی شامل تھا جسے آپؑ نے اپنی براہ راست نگرانی میں پرائمری سے مڈل، پھر ہائی سکول اور کالج کے درجہ تک ترقی دے کر اپنے وضع کردہ اسلامی نظامِ تعلیم کو عملی شکل دی اور پھر دینی علوم میں خصوصی دسترس رکھنے والے علماء پیدا کرنے کی غرض سے مدرسہ احمدیہ کا اجراء بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی تھا جس نے آگے چل کر جامعہ احمدیہ کے نام سے ایک وسیع دارالعلوم کی شکل اختیار کی۔ ان ہر دو تعلیمی اداروں نے دینی اور دنیوی علوم کے ایسے ایسے ماہر، دانشور اور علماء و فضلاء پیدا کئے جنہوں نے خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں اور علم اور معرفت میں وہ کمال حاصل کیا کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے اپنے تبلیغی و تبشیری کارناموں کے ذریعہ دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ اس طرح دنیا بھر میں اشاعت و تبلیغ حق کی مستقل بنیاد پڑی اور اس کے نتیجہ میں آج مشرق و مغرب کی قومیں اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ اور پسندیدہ دین کامل پھیل رہا ہے اور اقوامِ عالم کے دینِ واحد پر جمع ہونے کے آثار نمایاں سے نمایاں تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

ان بنیادی مدارس کے قیام کے وقت حضور علیہ السلام نے ان کی غرض و غایت کی وضاحت پر مشتمل وقتاً فوقتاً جو ارشادات فرمائے ان سے اس نظامِ تعلیم کی عکاسی ہوتی ہے جس نے آگے چل کر مشرق و مغرب میں نافذ ہونا تھا اور ہر ملک اور ہر قوم میں اعلیٰ تعلیم کے مثالی اداروں کا قیام عمل میں آنا تھا اور حقیقی علم کی روشنی سے علی الخصوص افریقہ کے تاریک براعظم کو منور کرنا تھا۔ چنانچہ آپؑ نے ۱۸۹۷ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام کی شکل میں ایک مثالی درسگاہ کے قیام کی بذریعہ اشتہار جو تحریک فرمائی اس میں رقم فرمایا:۔

"اگرچہ ہم دن رات اسی کام میں لگے ہوئے ہیں کہ لوگ اُس سچے معبود پر ایمان لاویں جس پر ایمان لانے سے نور ملتا ہے اور نجات حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اس مقصد تک پہنچانے کے لئے علاوہ ان طریقوں کے جو استعمال کئے جاتے ہیں ایک اور طریق بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک مدرسہ قائم ہو کر بچوں کی تعلیم میں ایسی کتابیں ضروری طور پر لازمی ٹھہرائی جائیں جن کے پڑھنے سے ان کو پتہ لگے گا کہ اسلام کیا شئے ہے اور کیا کیا خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے اور جن لوگوں نے اسلام پر حملے کئے ہیں وہ حملے کیسے خیانت اور جھوٹ اور بے ایمانی سے بھرے ہوئے ہیں ..... اسی لئے میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بچوں کی تعلیم کے ذریعہ سے اسلامی روشنی کو ملک میں پھیلاؤں۔ اور جس طریق سے میں اس خدمت کو سرانجام دوں گا میرے نزدیک دوسروں سے یہ کام ہرگز نہیں ہو سکے گا۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس طوفانِ ضلالت میں اسلامی ذریت کو غیر مذاہب کے وساوس سے بچانے کے لئے اس ارادہ میں میری مدد کرے۔ سو میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بالفعل قادیان میں ایک مڈل سکول قائم کیا جائے۔"

(رسالہ تعلیم الاسلام جلد اوّل نمبر ۶ صفحہ ۲۳ تا ۲۳۲)

اس مثالی مدرسہ کے تعلق میں جسے آپ نے خود اپنی زندگی میں ترقی دے کر کالج تک پہنچانے کا انتظام کرایا آپ نے دینی تعلیم کو دنیوی تعلیم پر مقدم رکھنے کے ساتھ ساتھ دو باتوں پر خاص زور دیا۔ اوّل یہ کہ اس میں علوم جدیدہ بھی پڑھائے جائیں۔ دوسرے یہ کہ علوم جدیدہ میں پوری پوری دسترس حاصل کرنے اور دینی مدعا قوموں کو دوسری قوموں تک پہنچانے کے لئے عربی کے علاوہ انگریزی اور دُنیا کی دوسری زبانیں بھی پڑھائی جائیں۔ چنانچہ علوم جدیدہ کی تحصیل کے متعلق آپ نے فرمایا:۔

"ایک طرف ضرورت ہے ایسے لوگوں کی جو عربی اور دینیات میں تو عمل رکھتے ہوں اور دوسری طرف ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے جو آجکل کے طرز مناظرات میں پکے ہوں اور علوم جدیدہ سے بھی واقف ہوں۔ کسی مجلس میں کوئی سوال پیش آجائے تو جواب دے سکیں۔ اور کبھی ضرورت کے وقت عیسائیوں سے یا کسی اور مذہب والوں سے انہیں اسلام کی طرف سے مناظرہ کرنا پڑے تو ہتک کا باعث نہ ہوں بلکہ وہ اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو پُرزور اور پُرشوکت الفاظ میں ظاہر کر سکیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۶، ۳۲۷)

اس ضمن میں آپ نے جہاں دینی علوم کے ماہرین اور دنیوی علوم کے ماہرین کی ضرورت پر زور دیا وہاں اس مدرسہ کے ذریعہ ایسے علماء تیار کرنے کی اہمیت بھی واضح فرمائی جو بیک وقت دونوں علوم کے ماہر ہوں۔ چنانچہ فرمایا:۔

"ایک جماعت ایسی ہو کر وہ دونوں علوم حاصل کر سکیں اور بجائے خود انہیں وقت کی پیدا نہ ہو (یعنی اپنی پوری زندگی دینی اور دنیوی ہر دو قسم کے علوم کی تحصیل میں لگا دیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۷)

اس کے لئے دنیا کی مختلف زبانوں پر عبور حاصل کرنا ضروری تھا تاکہ اس مدرسہ کے فارغ التحصیل علوم جدیدہ میں مہارت حاصل کر سکیں اور پھر دنیا کی مختلف قوموں تک دینِ کامل کا ابدی پیغام کامیابی سے پہنچا سکیں۔ چنانچہ آپ نے مدرسہ کے منتظمین اور کارپردازوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"میرا مدعا اس قدر ہے کہ آپ لوگ تدبیر کریں خواہ کسی پہلو پر صاد کیا جاوے مگر یہ ہو کہ چند سال میں ایسے نوجوان نکل آویں جن میں علمی قابلیت ہو اور وہ غیر زبان کی واقفیت بھی رکھتے ہوں اور پورے طور پر تقریر کر کے اسلام کی خوبیاں دوسروں کے ذہن نشین کر سکیں۔ میرے نزدیک غیر زبانوں سے اتنی ہی مراد نہیں کہ صرف انگریزی پڑھ لیں۔ نہیں، اور زبانیں بھی پڑھیں اور سنسکرت بھی پڑھیں تاکہ ویدوں کو پڑھ کر ان کی اصلیت ظاہر کر سکیں.....

اصل بات یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اسلام کو ان لوگوں اور قوموں میں پہنچایا جاوے جو اس سے محض ناواقف ہیں اور اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ جن قوموں میں تم اسے پہنچانا چاہو ان کی زبانوں کی (نہیں) پوری واقفیت ہو۔ ان کی زبانوں کی واقفیت نہ ہو اور انکی کتابوں کو پڑھ نہ لیا جاوے تو مخالفانہ طور پر عاجز نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۸)

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنی تعلیم پر مبنی ایک نہایت ہی متوازن اور حکیمانہ نظامِ تعلیم کی ہی نشاندہی نہیں فرمائی بلکہ مدرسہ تعلیم الاسلام قائم کر کے اور پھر اسے کالج کے درجہ تک پہنچا کر اور اسی طرح مدرسہ احمدیہ کا قیام عمل میں لا کر اور ان مثالی تعلیمی اداروں میں دینی اور دنیوی علوم کی تدریس کا انتظام کرا کے اس نظامِ تعلیم کو عملاً نافذ بھی کر دکھایا اور جماعت میں تحصیل علم کی کبھی ختم نہ ہونیوالی روح پھونک کر علم و معرفت میں کمال حاصل کرنے کی ایک زندہ جاوید تڑپ پیدا کر دکھائی۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر انہیں اس بشارت سے بھی نوازا کہ:۔

"میرے فرقے کے لوگ اسقدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔"

(تجلیات الٰہیہ)

یہ بشارت بڑی شان سے پوری ہوتی چلی آ رہی ہے اور ابھی حال ہی میں پاکستان کے مشہور عالم احمدی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبل انعام کا نہایت ہی گرانقدر عالمی اعزاز حاصل ہونے پر دنیا اس بشارت کے مہتم بالشان ظہور کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکی ہے۔

پس احمدی ہونے کی حیثیت میں علمی ترقی کے میدان میں سبقت ہمارا وہ خصوصی امتیاز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے بموجب ہمیں خود سرفراز فرمایا ہے۔ دنیا بھر میں اپنے اس امتیاز کو برقرار رکھنا اور علمی ترقی کے میدان میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جانا ہماری ایک نہایت اہم ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری کی کماحقہٗ ادائیگی پر ہمارا غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہونا موقوف ہے۔ اقوامِ عالم کو دینِ واحد پر جمع کرنے اور اُسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اکٹھا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہماری ہر نسل علم کے میدان میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتی چلی جائے اور علم و معرفت میں کمال کا حصول اس کے لئے سدا طرۂ امتیاز بنا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون میں سیرۃ النبیؐ کے جلسے

مرتبہ: مکرم مولوی مجید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سیرالیون

پچھلے دنوں محترم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری امیر و مشنری انچارج سیرالیون نے ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی جماعتوں اور سیکنڈری سکولوں کو سرکلر کے ذریعہ ہدایت بھیجی کہ وہ اپنی گزشتہ سمبری روایات کو زندہ رکھتے ہوئے سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شایانِ شان جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ منعقد کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا کماحقہٗ تشہیر کریں۔

الحمد للہ کہ اس ماہ سارے ملک میں احمدی جماعتوں نے متعدد عظیم الشان جلسے منعقد کر کے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود بھیجے۔ آپؐ کی روحانی قوتِ قدسیہ کو بیان کیا گیا اور آپؐ کی لائی ہوئی بے مثال تعلیم کے محاسن اور خصائل مسلمانوں اور غیر مسلموں پر واضح کئے گئے۔ مختلف حلقوں اور سکولوں سے جو خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں، ان کا مختصر تذکرہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

فری ٹاؤن میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

۳ فروری ۱۹۸۰ء کو فری ٹاؤن کا ٹاؤن ہال کرایہ پر لیا گیا۔ حاضری بڑھانے کے لئے ریڈیو پر جلسہ کا بار بار اعلان کروایا گیا۔ شہر کے معززین کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔ صدارت کے فرائض آنریبل الحاجی سنوسی مصطفیٰ صاحب وزیر مملکت سیرالیون کو ادا کرنے کی درخواست کی گئی۔ آپ نے باوجود بے شمار مصروفیات کے ہماری درخواست کو ازراہِ شفقت قبول کرتے ہوئے اپنے لئے باعثِ فخر سمجھا اور مقررہ وقت پر تشریف لا کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا۔

جلسہ کا آغاز ساڑھے دس بجے صبح تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو فری ٹاؤن جماعت کے چیئرمین جناب مالیزے صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور قصیدہ "یا عین فیض اللّٰہ والعرفان ....." سے چند اشعار ترنم سے پڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزار ہا درود بھیجے گئے۔

سب سے پہلی تقریر محترم امیر صاحب کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل نمونہ" تھا۔ آپ نے بتایا کہ ہم احمدی مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت اور عقیدت رکھتے ہیں اور اس کا اظہار کرنے کے لئے ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نجات دلانے اور ہماری فلاح و بہبود کے لئے انتھک محنت کی اور ہماری بھلائی کے لئے ہر قسم کی تکلیف برداشت کی اور ہماری راہ نمائی کے لئے سخت ریاضتیں کیں۔ اس محسنِ اعظم کا حق ہے کہ ہم جگہ جگہ اکٹھے ہو کر اس کے شمائل اور ارفع مقام کا تذکرہ کر کے اس کے ان گنت احسانوں کا شکر ادا کریں۔

آپ نے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر طبقہ، ہر قوم اور ہر زمانہ کے انسان کے لئے کامل نمونہ قرار دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کے حالات سے گزرے۔ آپ نے یتیمی کا دور دیکھا، ہاں وہی یتیمی جو انسان کی اعلیٰ صلاحیتوں کو کچل دیتی ہے اور احساسِ کمتری کا شکار بنا کر ہمیشہ کے لئے انسان کو اپاہج کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسولؐ کو اس کے بداثرات سے محفوظ رکھا اور آپؐ کو یتیموں کا ملجا، ماویٰ اور ولی بنا دیا۔

آپؐ مبعوث ہوئے تو ہر طرف شرک اور الحاد کا بول بالا تھا۔ آپؐ نے خالص توحید کو قائم کیا۔ یہود و نصاریٰ کو ان کی کھوئی ہوئی تعلیمات کی طرف صحیح صحیح راہنمائی کی اور ہمیشہ کے لئے اپنے اعلیٰ نمونہ کی وجہ سے دلہیں اپنا گرویدہ کر لیا۔

آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے دین و دنیا کا بادشاہ بنایا۔ آپ نے دینی لیڈروں اور دنیوی بادشاہوں کے لئے بہترین نمونہ چھوڑا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے پیارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے محبت و پیار۔ قربانی و ایثار کا وہ اعلیٰ نمونہ دکھایا جو دوسرے انبیاء علیہم السلام کے حواری نہ دکھا سکے۔

محترم امیر صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا خوبصورت خاکہ پیش کر کے حاضرین کو اس پر عمل کرنے کی تلقین کی اور آخر میں آپ نے یہ مژدہ بھی سنایا کہ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء کے ذریعہ جماعت احمدیہ دنیا کو امن کا گہوارہ بنا دے گی اور سب دنیا ایک بار پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔

محترم امیر صاحب کے بعد مکرم عبداللہ کول صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغی مہمات کا ذکر کیا اور بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کامیاب مبلغ تھے۔ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ کا ارشادِ خداوندی پاتے ہی آپؐ نے حکمت۔ وعظ اور علم و فراست سے خدائی پیغام کو پہنچایا۔ آپؐ نے انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کی۔ آپؐ نے عوام و خواص کو یکساں پیغام حق پہنچایا۔ آپؐ نے بڑی بڑی سلطنتوں اور بادشاہتوں کے حکمرانوں اور بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھ کر اتمامِ حجت کی۔ آپ نے یہ شوق اور ولولہ اپنے ماننے والوں میں ایسا پیدا کیا کہ انہیں تبلیغ کا جنون ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے پیغام کا لوگوں کو پیروکار کر لیا۔

الحاجی کول صاحب کے بعد ایک غیر از جماعت مہمان الحاج شریف جو مالکیہ مسجد کے امام ہیں۔ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پہلے احمدیوں کے جذبۂ خدمتِ اسلام کی تعریف کی اور اس کے بعد انہوں نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے خیالات بیان کئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی اہمیت پر زور دیا۔

ان کی تقریر کے بعد خاکسار (راقم الحروف مجید احمد سیالکوٹی مشنری انچارج ویسٹرن ریجن) کو تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ خاکسار کی تقریر کا عنوان تھا۔ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسولؐ"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق تھا۔ اس کا اظہار آپؑ نے اپنی عربی، فارسی اور اردو کتب میں نظم و نثر میں کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی محبت کا اظہار اپنی پیشگوئیوں میں فرمایا ہے جن میں حضرت امام آخر الزمان کی آمد کی خوشخبریاں دی گئی ہیں۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام نے جو حاصل کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور محبت کا ہی ثمرہ ہے۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ جات پیش کر کے حاضرین پر ثابت کیا کہ حضرت صاحبؑ اس زمانہ میں ہمارے زندہ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کا زندہ ثبوت ہیں۔ ہم احمدی اسی عشق کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو پھیلانے کے لئے ہمہ تن کوشاں ہیں اور ہمارا یہ مشن عالمگیر ہے۔

خاکسار کے بعد محترم لطف الرحمٰن صاحب محمود پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کینما نے "رحمۃ للعالمین" کے عنوان پر روشنی ڈالی۔ آپ نے اپنے مضمون کو ایسی عمدگی سے بیان کیا کہ سامعین عش عش کر اٹھے اور ہال نعرہ ہائے تکبیر محمد رسول اللہ، زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ سے گونج اٹھا اور صاحب صدر جناب آنریبل سنوسی مصطفیٰ صاحب نے فاضل مقررین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایسی عمدہ تقریریں صرف جماعت احمدیہ کے جلسوں میں ہی سننے میں آتی ہیں۔ احمدی علماء اور اساتذہ کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر پورا عبور حاصل ہے۔

اس کے بعد یکے بعد دیگرے مکرم جناب ابراہیم صاحب کارا پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن اور مکرم الحاج [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنرل سیکرٹری برائے احمدیہ مشن سیرالیون نے تقاریر کیں۔ اوّل الذکر نے "خاتم النبیین" کے عنوان پر احمدیہ نقطۂ نظر کو پیش کیا۔ آخر میں فاضل مقرر نے وفات مسیح کے مسئلہ پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ مسیح ناصری نہ آسمان پر بجسم عنصری گئے ہیں اور نہ کسی صورت میں وہ واپس آئیں گے۔ ثانی الذکر مقرر نے سیدنا نبی پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چند اہم احادیث کو پڑھ کر ان کی تشریح کی۔ فاضل مقرر قوتِ بیان کا خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ آپ کی باتیں سامعین کے دلوں میں اترتی جاتی تھیں اور بار بار لوگ داد دیتے رہے۔ آپ نے بتایا کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ہے اس عشق کے نتیجہ میں ہم احمدی احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھنا اپنے ایمان کو تقویت دینے کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پُر حکمت باتوں سے دنیا میں عظیم الشان روحانی انقلاب برپا کیا تھا اور اب بھی یہ انقلاب اپنے اثرات کے لحاظ سے جاری ہے۔ احمدیوں کے ذریعہ یہ انقلاب ساری دنیا پر اثر پذیر ہوگا۔

اختتامی تقریر عزیز محمد صاحب آنریبل الحاج سنوسی مصطفیٰ صاحب کی تھی۔ آپ مسلمانوں کے ہر دلعزیز سرکردہ لیڈر ہیں۔ آپ حکومت میں مختلف اعلیٰ عہدوں پر رہ چکے ہیں اور آج کل بھی سب سے سینئر وزیر ہیں۔ آپ نے سب سے پہلے فاضل مقررین کے جذبات اور خیالات کو سراہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف میں کہے گئے تھے۔ آپ نے کہا کہ آج مجھے دفتری اور ذاتی مصروفیات تھیں لیکن ان سب سے زیادہ اہم میرا یہاں سیرت النبی کے جلسہ میں حاضر ہونا تھا۔ یہ میری خوش نصیبی اور سعادت ہے کہ میں نے اس کی صدارت کے فرائض سرانجام دیئے ہیں۔

مجھے احمدیت سے عقیدت ہے اور بانیٔ جماعت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا میں دل و جان سے احترام کرتا ہوں۔ انہوں نے اس بات پر دلی مسرت کا اظہار کیا کہ احمدیہ مشن قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پھیلا رہے ہیں۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ مختلف تنظیمیں اسلام اور مذہب کے نام پر دفتری سکومتوں سے رقوم بٹور رہی ہیں اور عملاً کچھ بھی نہیں کر رہیں اور بعض لیڈر میرے پاس آکر کہتے ہیں کہ تم احمدیوں کی تعریف اور قدر کیوں کرتے ہو؟ تو مسلمان ہی نہیں ہیں ـــ میں انہیں کہتا ہوں کہ احمدیہ مشن کو میں چالیس پچاس سال سے جانتا ہوں ان کا عمل، ان کا نمونہ، ان کا کام اس بات کا بہت بڑا ثبوت ہے کہ یہی لوگ اسلام سے سچی ہمدردی رکھتے ہیں اور غیر مسلموں کے مقابل سینہ سپر ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ سب مسلمان متحد ہو کر کوئی اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور احمدیوں کی طرح سیرۃ النبی کے جلسوں کا اہتمام کر کے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کریں۔

آنریبل مصطفیٰ صاحب کی تقریر کے بعد محترم امیر صاحب کی دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اور مہمانوں کی ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی گئی۔

بعد میں ویڈیو پر یہ کارروائی نشر ہوئی۔

کنیما میں جلسہ سیرت النبی

کنیما شہر السیرٹن ریجن کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایک فعال جماعت ہے اور اس کے ارد گرد کا علاقہ بھی احمدیت کے لئے بہت زرخیز ہے۔ اس حلقہ میں ہماری تقریباً ایک سو جماعتیں قائم ہیں۔ محترم مولوی امیر عبدالمجید صاحب اس حلقہ کے مبلغ ہیں۔ آپ نے شہر کی پبلک جگہ کورٹ باری میں سیرت النبی پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا۔ شام آٹھ بجے تک پروگرام جاری رہا۔ تقریباً ایک ہزار افراد نے شرکت کی۔ حلقہ کی جماعتوں کے علاوہ شہر کے مسلمان رؤساء اور عیسائی معززین نے بھی کارروائی کو بڑے شوق اور اطمینان سے سنا اور جماعت احمدیہ کی اس کوشش کو خراج تحسین پیش کیا۔

محترم امیر صاحب کے علاوہ جس کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ محترم کرنل ڈاکٹر عبدالخالق صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال بواجے بو۔ الحاج بونگے جنرل سیکرٹری احمدیہ مشن، مسٹر آئی کے، محمد تیجر احمدیہ سکولز، مکرم مبارک احمد صاحب نذیر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بواجے بو۔ مکرم لطف الرحمان صاحب محمود پرنسپل احمدیہ سکول کینما۔ مسٹر کونٹے اور محترم مولوی امیر عبدالمجید صاحب نے جلسہ سے خطاب کیا۔

مقررین نے سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر قرآن مجید۔ احادیث اور تاریخ اسلام کے حوالوں سے روشنی ڈالی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ، اوصاف حمیدہ، شان کریمانہ بے نظیر عالی مقام، مظہر اتم الوہیت، روحانی فیض رسانی کے لحاظ سے تا قیامت زندہ نبی اور زندہ رسول ثابت کیا۔

محترم لطف الرحمان صاحب محمود پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کینما نے بھی سیرت النبی کے سلسلہ میں اپنے سکول میں مندرجہ ذیل شاندار پروگرام کا اہتمام کیا

(۱) ۱۲ ربیع الاول والے ہفتہ میں روزانہ صبح ساڑھے چار بجے طلباء و طالبات کی اسمبلی میں سٹاف اور پرنسپل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی اور اعلیٰ تعلیمات کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ آنحضرت کے برپا کردہ روحانی انقلاب اور اس کے عالمگیر اثرات کو زیر بحث لایا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سیرت طیبہ کا ہفتہ نہایت مؤثر رہا اور طلباء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو جاننے کا شوق پیدا ہوا۔

(۲) ۲۹ جنوری ۱۹۸۰ء کو سکول کے طلباء و طالبات اور اساتذہ کرام نے شہر میں نہایت منظم جلوس نکالا۔ پرائمری سکول کے بچوں اور جماعت کے ممبران بھی جلوس میں شامل ہوئے۔ محکمہ پولیس کے افسران نے تعاون کیا، ٹریفک کو کنٹرول کرنے میں آخر تک جلوس کے ساتھ ساتھ رہے۔ جلوس سارے شہر کی اہم سڑکوں کا چکر لگا کر ۱۰ بجے احمدیہ سنٹرل مسجد پہنچا۔ جہاں سیکشن چیف نے جو احمدی ہیں جلوس کا خیر مقدم کیا اور اس پر شوکت مظاہرہ پر طلباء اور سٹاف کا شکریہ ادا کیا۔

اس جلوس میں طلباء نے خاص ترتیب کے ساتھ متعدد خوبصورت اور دیدہ زیب بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر کلمہ طیبہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں کلمات لکھے ہوئے تھے

"ISLAM — THE FUTURE RELIGION OF THE WORLD"

"MOHAMMAD — THE GREATEST BENEFACTOR OF MANKIND."

جلوس کے آگے آگے والئے احمدیت لہرا رہا تھا اور جلوس میگافون کی مدد سے "صلی اللہ علی نبینا صلی علی محمد" کی ندا بلند کر رہا تھا۔

یہ طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا بہت مؤثر ثابت ہوا۔

"بو" میں عید میلاد النبی

جماعت احمدیہ "بو" نے مولوی خلیل احمد صاحب مبشر مشنری علاقہ کی زیر نگرانی اور صدارت میں احمدیہ سیکنڈری سکول بو کے وسیع ہال میں سیرت النبی کے جلسہ کا اہتمام کیا۔ جلسہ کی کارروائی ۹½ بجے صبح محترم نصر احمد صاحب محمود کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ محترم مولوی صاحب نے سب سے پہلے سامعین کی خوشکن حاضری پر دلی خوشی کا اظہار کیا اور جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔

پہلی تقریر محترم بشیر احمد صاحب اختر پرنسپل احمدیہ سکول بو نے کی۔ آپ نے اپنی آدھ گھنٹہ کی تقریر میں نبی پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن اور جوانی کے حالات زندگی تفصیل سے بیان کئے۔ آپ نے بتایا کہ آپ کا بچپن نہایت معصوم اور جوانی نہایت پاکیزہ تھی۔ سارا عرب آپ کے نیک نمونہ اور پاک زندگی کا شاہد تھا اور آپ کو امین اور صدیق کے القاب سے یاد کرنے لگے۔ آپ کی زندگی قیامت تک ہر زمانہ کے لوگوں کے لئے ہدایت اور نمونہ ہے۔

مکرم حبیب احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی مقام کی تشریح بیان کی۔ آپ نے وَدَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کی تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان تعلقات قائم کرنے میں آنحضرت عظیم الشان واسطہ ہیں۔ آپ کی محبت اور کامل اتباع کے بغیر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا ناممکن ہے۔

تیسرے مقرر مسٹر کاریوئے آئے۔ آپ نے اسلام کی خوبیوں کو بیان کیا۔ اسلام کی خوبصورتی اس کی سادگی میں ہے۔ اسلام کی خوبصورتی اس کی قابل عمل تعلیمات میں ہے اور اس کی خوبصورتی اس کی شریعت غرّاء میں ہے اور اس کی خوبصورتی اس کے کامل ترین نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے۔

آخری تقریر محترم مولوی خلیل احمد صاحب مبشر نے کی۔ آپ نے دو گھنٹہ تک حضرت بانیٔ احمدیت کے حوالہ جات سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ستائش بیان کی اور لوگوں کو بتایا کہ سیرت النبی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صحیح رنگ میں بیان کیا ہے کیونکہ وہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں پوری طرح رنگین تھے۔

آپ نے کہا کہ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ کے طفیل روئے زمین پر پھیلا تھا نہ کہ تلوار کے زور سے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سویڈن میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ

(مکرم حامد کریم صاحب محمود۔ نائب امام مسجد ناصر گوٹن برگ - سویڈن)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد منانے کے لئے ۲۳ فروری بروز ہفتہ جماعت احمدیہ سویڈن اور ناروے نے مسجد ناصر گوٹن برگ میں جلسہ منعقد کیا اور اس کی اطلاع تمام احباب کی خدمت میں بذریعہ اخبار احمدیہ کر دی گئی تھی۔ چنانچہ اس جلسہ میں جماعت احمدیہ ناروے، مالمو سے متعدد احباب (بعض مع فیملی) تشریف لائے۔ تمام مہمانوں کے ٹھہرانے اور کھانے کا انتظام مشن ہاؤس میں کیا گیا۔ الحمدللہ کہ بہت خوبی سے یہ سارا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کا وقت ۴ بجے شام تھا۔ تمام احباب وقت پر تشریف لے آئے سب سے پہلے نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں۔ اس کے بعد مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب مبلغ انچارج سویڈن و ناروے مشن کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم محمد انور خان صاحب نیازی نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعدہٗ مکرم نصیر الحق صاحب نے درثمین سے بعض اشعار حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے متعلق ترنم سے سنائے۔

بعدہٗ مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے اس جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت اور پیش گوئی حضرت مصلح موعودؓ کا پس منظر بیان فرمایا مکرم طارق چوہان صاحب نے پیش گوئی کے اصل الفاظ پڑھ کر سنائے۔

پیش گوئی کے اس پہلو پر کہ "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"، مکرم ڈاکٹر عبد الرؤوف خان صاحب مالمو نے تقریر فرمائی۔ آپ نے نہایت عمدہ پیرائے میں حضرت فضل عمرؓ کی ابتدائی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ حضور کی دنیوی تعلیم معمولی تھی لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ خاص علوم سے بڑے مشکل مضامین حل کئے اور ضخیم کتب تصنیف فرمائیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تعلیم کا پس منظر بیان کرنے کے بعد مکرم عبد الرؤوف خان صاحب نے بتایا کہ جب آپ پر چھوٹی عمر میں ہی خلافت کا بوجھ پڑا تو آپ نے کس رنگ میں معارف و حقائق سے پُر لیکچر دیئے اور بہت سی محرکۃ الآراء کتب تصنیف فرمائیں۔ مثال کے طور پر قرآن کریم کا بامحاورہ ترجمہ تفسیر صغیر کے رنگ میں اور پھر تفسیر کبیر کا خزانہ دنیا کے سامنے پیش کیا اور ظاہری علوم سے بھی خدا تعالیٰ نے آپ کو بہت نوازا تھا۔ اس ضمن میں بھی متعدد مثالیں بیان کی گئیں

پون گھنٹے کی تقریر کے بعد مکرم مولوی منیر الدین صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ حضور کے پچاس سالہ دورِ خلافت میں کس طرح جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے کناروں تک شہرت بخشی۔

بعدہٗ مکرم عبد الرؤوف خان صاحب نے ایک نظم در مدح حضرت مصلح موعودؓ بڑے ترنم سے پڑھ کر سنائی۔ ان کے بعد خاکسار حامد کریم محمود نے حضرت مصلح موعودؓ کی مختلف اقوام اور ملکوں کی خدمات کے متعلق "مصلح موعودؓ ملت کے فدائی" کے موضوع پر تقریر کی۔

آدھ گھنٹے کی تقریر کے بعد مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے صدارتی ریمارکس بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بڑے دلنشین اور مؤثر رنگ میں روشنی ڈالی۔ پیش گوئی کے الفاظ میں "وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے ثبوت میں مکرم مولوی صاحب نے بتایا کہ تمام دوست جو اس وقت یہاں تشریف رکھتے ہیں وہ بھی اس بات کا ثبوت ہیں کہ آپ لوگ دنیا کے ایک کنارے پر بیٹھے ہیں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے ۱۹۳۸ء میں جب کہ جماعت کے خلاف بہت شور برپا ہوا تھا، تحریکِ جدید کا اجراء فرما کر احمدیت کی بین الاقوامی ترقی کی بنیاد رکھ دی اور اسی تحریکِ جدید کے طفیل اس وقت احمدیت اور اسلام کا نام دنیا کے چپہ چپہ تک پہنچ گیا متعدد مساجد، مشن ہاؤسز، سکول اور ہسپتال دنیا کے مختلف حصوں میں جماعت نے تیار کئے اور یہ تمام باتیں اس بات کا زندہ ثبوت ہیں کہ واقعی اس موعود فرزند نے دنیا کے کناروں تک شہرت حاصل کر کے خدا تعالیٰ کی بات کو پورا کیا

وکان امراً مقضیاً

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ نہایت کامیاب ہوا اور احباب جماعت نے بھی بہت خوشی کا اظہار کیا اور آئندہ بھی اس قسم کے جلسے منعقد کرنے کا مطالبہ کیا۔ یہ کارروائی دو گھنٹے تک جاری رہی ہماری احمدی بہنوں اور بچوں نے بھی پوری دلجمعی سے اس کارروائی کو سنا۔ دعا کے ساتھ اس جلسہ کا اختتام ہوا۔ بعدہٗ نماز مغرب و عشاء باجماعت ادا کی گئیں۔ بعد میں چائے وغیرہ احباب کی خدمت میں پیش کی گئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سیدنا محمود رضی اللہ عنہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ احمدیت کو ترقی عطا فرمائے اور ہمیں حضور رضی کے مشن کو پورا کرنے والا اور حضور کے نقشِ قدم پر چلنے والا بنائے۔ آمین

میرے والد مرحوم

(مکرم بشیر الدین کمال صاحب۔ راولپنڈی)

خاکسار کے والد محترم قاضی محمد ابراہیم مرحوم ساکن مانک تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ دو سال قبل ۲ اپریل ۱۹۷۸ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے۔ جب آپ نے احمدیت قبول کی تو آپ کی شدید مخالفت ہوئی۔ بہت سخت سزائیں دی گئیں یہاں تک کہ آپ کو گھر سے نکال دیا گیا لیکن آپ کے پایۂ ثبات میں ذرا بھی لغزش نہ آئی اور آپ نے مصائب و آلام کو خندہ پیشانی اور صبر سے برداشت کیا۔ آپ کو مذہب سے لگاؤ بچپن سے ہی تھا اور آپ کا یہی لگاؤ احمدیت قبول کرنے کا باعث بنا

آپ اپنی آخری عمر تک نماز تہجد اور شکرانہ کے نوافل ادا کرتے رہے۔ احمدیت کی ترقی، حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور اپنی اولاد کے لئے دعائیں کرنا آپ کا معمول تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں اکثر دعائیہ خطوط لکھنا آپ کی عادت تھی۔ آپ کی طبیعت میں انتہائی عاجزانہ رنگ پایا جاتا تھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ لاہور آ گئے جہاں آپ آخری عمر تک بچوں کو قرآن کریم پڑھاتے رہے۔ قرآن کریم سے بہت عشق تھا اور بہت خوش الحانی سے کلام پاک کی تلاوت کرتے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام اکثر بلند آواز سے پڑھتے رہتے۔ بہت سی سعید روحیں آپ کی وجہ سے احمدیت میں داخل ہوئیں۔ آپ کی یہ شدید خواہش تھی کہ آپ کا جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ پڑھائیں۔ یہ خواہش بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوگئی۔ آپ کا جنازہ از راہ شفقت حضور ایدہ اللہ نے پڑھایا اور آپ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پس ماندگان کو آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سلسلہ کی خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

عرصہ ۲۹ اگست تا یکم ستمبر ۱۹۷۹ء میں تعمیر مساجد کے فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

مکرم	مرزا عبد الستار صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ	۷۵۰۰	روپے
محترمہ	امۃ القیوم صاحبہ بیگم چوہدری محمد امین صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۵۰۰۰	"
مکرم	ڈاکٹر رفیق احمد صاحب دارالیمن ربوہ	۱۰۰۰۰	"
"	ضیاء الرحمٰن صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ	۱۰۰۰۰	"
"	نصیر الدین صاحب گوجرانوالہ	۳۵۰۰۰	"
"	جماعت احمدیہ نرگوڑی ضلع "	۵۵۰۰	"
محترمہ	صاحبزادی سیدہ شوکت جہاں صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ	۴۰۰۰	"
"	صاحبزادی سیدہ تہمینہ بیگم صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ	۵۰۰۰	"
"	صاحبزادی سیدہ یاسمین الرحمٰن صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ	۱۰۰۰	"
"	صاحبزادی سیدہ عطاء المجیب صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ	۱۰۰۰	"
مکرم	حاجی شیخ دوست محمد صاحب کوٹ مومن ضلع سرگودھا	۳۰۰۰	"
"	ڈاکٹر دلدار محمد صاحب بٹالہ کالونی فیصل آباد	۱۰۰۰	"
"	چوہدری ظفر اللہ خان صاحب چیمہ پیپلز کالونی "	۲۵۰۰	"
"	ڈاکٹر محمد امین الدین صاحب عامر " "	۱۰۰۰	"
"	برکت علی صاحب منجانب علی شیر صاحب مرحوم لیکچرار ایریا فیصل آباد	۱۰۰۰	"
"	چوہدری محمد یعقوب خان صاحب غلام آباد فیصل آباد	۱۰۰۰	"
"	" محمد خلیل صاحب کھیالی کالونی "	۱۰۰۰	"
"	محمد سلیم صاحب طارق آباد "	۱۰۰۰	"
مکرمہ	نصرت رؤف صاحبہ کریم نگر "	۵۰۰۰	"
مکرم	شیخ سعادت علی صاحب کچہری روڈ سیالکوٹ	۹۹۰۰	"
مکرمہ	امۃ الغنی صاحبہ اہلیہ شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم دارالرحمت غربی ربوہ	۱۰۰۰۰	"
"	طارق ناصر صاحبہ اسلام آباد	۱۰۰۰	"
"	نائلہ ناز صاحبہ "	۱۰۰۰	"
"	بشریٰ عطاء صاحبہ دارالصدر غربی ربوہ	۲۰۰۰	"
مکرمہ	والدہ عصمت اللہ صاحب چک ۱۱۱ ج ضلع سرگودھا	۱۲۰۰	"
مکرم	جمیل احمد صاحب احمد نگر ضلع جھنگ	۱۶۰۰	"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب چیمہ ولد چوہدری محمد دین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ عزیز پور ڈگری ضلع سیالکوٹ حال صدر جماعت پیپلز کالونی فیصل آباد ضلع جھنگ جو لیکچرار ایریا ربوہ میں قیام پذیر تھے۔ مختلف عوارض، ایگزیما، یرقان اور بلڈ کینسر میں مبتلا رہ کر مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۸۰ء کو بعمر ۷۱ سال وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اور بہت ہی مخلص اور دعا گو بزرگ تھے۔ مکرم جناب صوفی غلام محمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

مرحوم کی بیوہ کے علاوہ پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔ سب اولاد شادی شدہ ہے۔ بڑے فرزند مولوی نصیر احمد صاحب شاہد گیمبیا میں بطور مبلغ خدمت دین میں مصروف ہیں۔

احباب مرحوم کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرماویں۔

(ناظر ناظم
اصلاح وارشاد مقامی ربوہ)

یوم مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب پر مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

اس سال ۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء کو مختلف جماعت ہائے احمدیہ پاکستان نے یوم مسیح موعودؑ کی تقریب پر اپنے ہاں جلسے منعقد کئے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ اور حضور کی عظیم الشان دینی و علمی خدمات اور کارناموں پر روشنی ڈالی گئی۔

جماعتوں کی طرف سے ان جلسوں کی جو رپورٹیں الفضل کو موصول ہوئی ہیں ان میں سے کچھ شائع ہو چکی ہیں اور جن جماعتوں کی رپورٹیں ابھی تک شائع نہیں ہوئیں۔ ان کے نام ذیل میں دیئے جا رہے ہیں۔

اباڑو ضلع سکھر (سندھ) اوکاڑہ چون ضلع جہلم، بدوملہی، بھیرہ ضلع سرگودھا پشاور شہر، جیوڑی ضلع مظفر گڑھ، جہلم، چنیوٹ، چک ۹۱ الف محمود آباد ضلع ملتان چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر، چک منگلہ ضلع سرگودھا، چک ۲۰۷ ضلع گجرات، چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی چک ۱۸۴ ضلع بہاولنگر، چک ۹۳ ضلع بہاولنگر چک پھٹان ضلع گوجرانوالہ، چک ۶۰ ج ب شہباز پور ضلع فیصل آباد، حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ، داتا ضلع ہزارہ، دھارو والی ضلع شیخوپورہ، دولیاں چٹاں آزاد کشمیر، سرگودھا شہر، سانگھڑ (سندھ) ساہو والہ ضلع سیالکوٹ شرقی پور خورد، کوٹ عبد المالک ضلع شیخوپورہ، شادی وال ضلع گجرات شاہ تاج شورگرمل منڈی بہاء الدین ضلع گجرات، فیصل آباد شہر، کنری (سندھ) کاچیلو ضلع تھرپارکر (سندھ) کرتو ضلع شیخوپورہ، گھیبٹ پورہ ضلع فیصل آباد لودھراں، لجنہ اماء اللہ راولپنڈی، لجنہ اماء اللہ سرگودھا شہر، میانوالی، مریدکے ضلع شیخوپورہ، منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات، مرالہ ضلع گجرات، محمود آباد (جہلم) نصیرہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات، نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ

ضروری اعلان برائے لجنات

سالانہ اجتماع لجنہ مرکزیہ کا انعقاد ماہ اکتوبر میں متوقع ہے۔ جس میں ہر لجنہ کی شمولیت ضروری ہے۔ جس لجنہ کی صدر سالانہ اجتماع میں نہ آئی یا جس نے اپنی طرف سے کسی کو نمائندہ بنا کر نہ بھجوایا تو اسے اس قابل نہ سمجھا جائے گا کہ آئندہ اسے صدر رکھا جائے۔ یہاں آکر نام کے اندراج کروانا بھی بہت ضروری ہے۔ جو نمائندہ یا زائر اپنا نام درج نہ کروائیں گی تو سمجھا جائے گا کہ وہ نہیں آئی۔ تمام لجنات فٹ کر لیں اجتماع کا سرکلر عنقریب شائع کر کے بھجوایا جا رہا ہے جسے نہ پہنچے وہ مئی کے آخر تک اطلاع دے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

مرکز سے سالانہ امتحانات

تاریخ ۶ جون بروز جمعۃ المبارک ہے یاد رکھیں اور تیاری کریں۔

مطالعہ کتب

ماہ مئی میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب ایک غلطی کا ازالہ، ماہ جون میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۳۷)

مکرم	چوہدری عنایت اللہ صاحب گھوجیلی ضلع شیخوپورہ	۵۰۰	روپے
"	" بشیر احمد صاحب " "	۱۰۰	"
"	محمد عاشق صاحب ناصر جیولرز ساہیوال	۵۶۰۰	"
"	قریشی محمد جمیل صاحب سکھیکی منڈی ضلع گوجرانوالہ	۱۰۰	"
"	عبدالرحیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جہلم	۸۰۰	"
"	عطاء الکریم صاحب جماعت احمدیہ ٹمیکسلا	۱۰۰	"
"	رسالدار فضل الٰہی صاحب پیر مل جبار رہ ضلع پشاور	۳۰۰	"
"	میاں خان صاحب کھرل شیخ پور ضلع گجرات	۳۰۰	"
مکرمہ	عائشہ بی بی صاحبہ " "	۱۰۰	"
مکرم	نصیر احمد صاحب " "	۱۱۰۰	"
مکرمہ	نصیرہ بیگم صاحبہ " "	۱۰۰	"
"	بلقیس بیگم صاحبہ " "	۳۰۰	"
مکرم	مرزا احمد الدین صاحب چوکنا والی ضلع گجرات	۴۰۰	"
"	غلام احمد فرخ منجانب جماعت احمدیہ سکھر	۳۶۰۰	"
"	لجنہ اماء اللہ کراچی بذریعہ لجنہ ربوہ	۳۳۶۰۰	"
"	چوہدری عنایت اللہ اٹھوالی صاحب چک ۲۴۱ چ ب فیصل آباد	۲۰۰	"
"	عبدالحمید جاوید صاحب ٹنڈو غلام علی ضلع بدین منجانب والدین	۲۰۰	"
"	جاوید اقبال صاحب کبیر والی ضلع گجرات	۱۰۰	"
"	سید محمد صاحب چک ۳۵ جنوبی سرگودھا	۵۰۰	"
"	عبدالسلام خان صاحب نیو گارڈن لاہور	۱۰۰	"
مکرمہ	ڈاکٹر غلام احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰۰	"
مکرم	بشیر احمد صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۱۵۰	"
"	عامر مسعود پسر عبدالحمید خان صاحب ڈیرہ غازیخان	۲۰۰	"
"	مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی "	۱۰۰	"
"	مولوی عبدالرزاق صاحب "	۲۵۰	"
مکرمہ	مس جہاں آرا صاحبہ واہ کینٹ	۲۰۰	"
مکرم	ملک برکت علی مرحوم والد ملک محمد افضل صاحب واہ کینٹ	۲۰۰	"
مکرمہ	بیگم ظفر اقبال صاحبہ واہ کینٹ	۵۰۰	"
مکرم	مختار احمد گھمن صاحب "	۲۰۰	"
"	قریشی نذیر احمد صاحب "	۲۱۰۰	"
مکرمہ	عفت شہناز صاحبہ "	۱۰۰	"
مکرم	چوہدری عبدالحفیظ صاحب "	۲۰۰	"
"	محمد شفیع صاحب "	۱۰۰	"
"	حبیب احمد صاحب مین بازار گوجر خان	۷۱۵۰	"
"	مولوی عنایت اللہ صاحب نارووال	۱۰۰	"
"	محمد ابراہیم رائے پور خانپور ضلع سیالکوٹ	۱۵۰۰	"
"	انور احمد صاحب چیمہ چک ۸۸ شمالی سرگودھا بذریعہ غلام احمد صاحب	۲۰۰	"
"	سید ظہور احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۲۰۰	"
"	محمد موسیٰ صاحب معرفت فیصل احمد انسپکٹر مارکیٹ کمیٹی لودھراں	۴۳۰۰	"
"	چوہدری محمد شریف صاحب سیکرٹری مال ملتان	۹۰۰۰	"
"	" " "	۳۱۴۰۰	"
"	سید عبدالحی شاہ صاحب جھنگ صدر	۱۰۰	"
"	چوہدری محمد شفیع صاحب تمباکو ڈیلر جھنگ صدر	۲۵۰۰	"
"	لطیف احمد و خلیل احمد صاحبان "	۱۵۰۰	"
"	اعجاز احمد صاحب "	۱۰۰	"
مکرمہ	شریف بی بی صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰۰	روپے
"	اہلیہ کرنل محمود احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰۰	"
"	" بشارت احمد پراچہ صاحب ربوہ	۱۰۰	"
	محاسب جماعت احمدیہ راولپنڈی	۹۵۰۰	"
مکرم	چوہدری عبدالکریم صاحب کھجاہ ضلع گجرات	۲۰۰	"
"	محمد مختار احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۲۸۰۰	"
"	مرزا مبارک احمد صاحب حیدرآباد	۱۰۰	"
"	نعمت اللہ خان جتوئی "	۲۰۰	"
"	چوہدری نعیم احمد صاحب "	۱۰۰	"
مکرمہ	ثریا رشید صاحبہ "	۱۰۰	"
مکرم	چوہدری غلام احمد صاحب "	۱۱۰۰	"
مکرمہ	بیگم میجر داؤد احمد صاحب "	۲۵۰۰	"
مکرم	ملک محمود احمد صاحب "	۱۱۰۰	"
مکرمہ	بیگم بریگیڈیئر مبشر احمد صاحب "		"
	بذریعہ شریف احمد سعدی صاحب حیدرآباد پارک	۱۰۰۰۰۰	"
"	مسز فائزہ شاہ صاحبہ شیخوپورہ	۲۰۰	"
مکرم	راجہ محمد اسحاق صاحب راولپنڈی احمد کمرشل کالج	۲۵۰۰	"
مکرمہ	فضل بی بی صاحبہ " "	۱۰۰۰	"

(باقی)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم سرفراز احمد ابن مکرم مختار احمد صاحب کا نکاح عزیزہ کنول خالد بنت کیپٹن شمیم احمد خالد صاحب کے ہمراہ بعوض حق مہر مبلغ بیس ہزار روپیہ مورخہ ۴ اپریل ۱۹۸۰ء کو احمدیہ ہال کراچی میں محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے پڑھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یہ رشتہ جانبین کے لئے مثمر بثمرات حسنہ فرمائے آمین۔

(حسینہ بیگم اہلیہ مختار احمد صاحب عزیزہ آباد۔ کراچی)

(۲) مورخہ ۹ اپریل ۱۹۸۰ء بروز سہ شنبہ میری بھتیجی عزیزہ امۃ النصیر طاہرہ بنت برادرم عزیزم لطیف احمد صاحب طاہر مرحوم کا نکاح صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ابن مکرم عزیزم شاہد احمد خالد صاحب ابن مکرم قاری محمد یٰسین صاحب مرحوم مقیم جھنگ، انگلستان کے ساتھ مبلغ دو ہزار اسپاؤنڈ پر رنگون والا ہال کراچی میں پڑھا۔ عزیزہ امۃ النصیر طاہرہ کے احباب و اقربا کے حق ولدیت ان کے چچا عبدالمالک صاحب طاہر نے ادا کئے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے برکت اور مسرت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(خلیل احمد ناصر لانگ آئی لینڈ یونیورسٹی گرین ویلی نیویارک امریکہ)

ولادت

عزیزم شیخ نعیم اللہ صاحب حیدرآباد سندھ کو اللہ تعالیٰ نے ۸ اپریل ۱۹۸۰ء کو دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام قرۃ العین صندلی رکھا گیا ہے۔ یہ بچی برادر اصغر عزیزم سید منیر احمد صاحب خلیل کی نواسی اور مکرم شیخ فیض اللہ صاحب حیدرآباد سندھ کی پوتی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک خادم دین اور صحیح معنوں میں قرۃ العین بنائے۔

(سید سجاد احمد ۲/۲۷ دارالرحمت شرقی ربوہ)

(۳) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے چھوٹے بھائی عزیزم اشتیاق احمد کو ۳۱ مارچ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام عین الہادی تجویز کیا گیا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

(مشتاق احمد۔ ایتھنز یونان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۰ مئی / ہجرت ـــــ آخری تاریخ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ، حصہ جائداد، زکوٰۃ، شکرانہ فنڈ (صدقہ) وغیرہ کی رقوم ربوہ میں داخل خزانہ کرانے کے لئے آخری تاریخ ۱۰ مئی / ہجرت مقرر فرمائی ہے۔ عہدیداران سے گزارش ہے کہ اس وقت تک وصولی کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ اور جملہ وصول شدہ رقوم ۱۰ مئی کو دوپہر گیارہ بجے تک ربوہ میں داخل خزانہ کرا کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات

۲۴ اپریل ۱۹۸۰ء تا ۳۰ اپریل مہمان خانہ مستورات کی مد میں صرف ۲۷۹۸/۵۵ روپے چندہ آیا ہے۔ چندہ کی یہ رقم بہت کم ہے۔ جو خرچ اب تک کیا جا چکا ہے وہ آمد سے زیادہ ہے۔ اور ۲۸۵۳۲/- روپے بجٹ سے قرضہ ادا کرنا ہے۔ بہت سے خرچ ابھی ہونے باقی ہیں۔ مثلاً صحن کا پکا کرنا مزید غسل خانوں کی تعمیر وغیرہ اس لئے اس چندہ کی وصولی کی طرف نمایاں توجہ دیں تا جلد سے جلد سارا کام ختم کیا جا سکے۔ ۳۰۰ روپے دینے والی بہن کا نام بطور یادگار و دعا مہمان خانہ میں کندہ کروایا جائے گا۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو حاصل کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے سال نو کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

"میں جماعت احمدیہ کو اس طرف بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اپنی تدبیر کو اور تیز کرو۔ اور اپنی دعاؤں کو اور زیادہ بڑھاؤ۔ تضرع اور عاجزی پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو پہلے سے زیادہ حاصل کرو۔ تا کہ ہمیں وہ مقصد حاصل ہو جائے۔ جس کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۳ جنوری ۱۹۷۵ء)

آئیے ہم بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ وقف جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو حاصل کریں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

چھٹی لے کر بغرض علاج گھر پر ہے۔ نیز اس کی والدہ بیمار چل رہی ہے۔ اب ان کی صحت بہت گر گئی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

فتح محمد خان۔ دارالنصر غربی ربوہ

۔۔ مورخہ ۲۸/۴ کو محترم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) اقبال احمد صاحب شمیم کا نکاح ہمراہ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سید محمد مسعود شاہ صاحب بعوض حق مہر مبلغ ۲۰ ہزار روپے کا اعلان محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مسجد المہدی میں بعد نماز عصر فرمایا۔ دوست فریقین کے لئے اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں

صوفی رمضان علی دارالصدر شرقی ربوہ

۔۔ میرے والد مکرم برکت اللہ صاحب دارالنصر غربی کا ۲۵/۴ کو تانگے کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہو گیا جس سے بازو اور ایک ٹانگ ٹوٹ گئی ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو کامل صحت عطا فرمائے۔

(عمر اللہ کارکن دفتر صدر انجمن ارشاد)

۔۔ مکرم رانا بشیر احمد صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور علاج کی غرض سے میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کریں۔

ظفر اللہ کارکن دفتر خزانہ صیغہ امانت ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس ۱۶ تا ۳۰ مئی ایوان محمود میں منعقد ہوگی۔ ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے قائدین اس سلسلہ میں کوشش کریں اور مرکز کو بھی مطلع کرتے رہیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شاہی طبیب

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں سے قائم ہونے والا

واحد ادارہ

دواخانہ حکیم نظام جان

اب ان کے صاحبزادے حکیم انوار احمد جان کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔

ربوہ میں ہمارا اسٹاک پبلک جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

ہر قسم کا سامان سائنس و اجی زخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور پر

گورنمنٹ کنٹریکٹر

تشریف لائیں

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ۔ رہائش ۶۲۹۳۰ ۔ فیکٹری ۷۱۰۳۶۲ رچنا ٹاؤن

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت حکیم نظام جان رضی اللہ عنہ

کے فرزند اور جانشین

حکیم عبدالحمید صاحب

مشہور دواخانہ (بالمقابل ایوان محمود)

ربوہ میں ہر ماہ کی آخری جمعرات اور جمعہ کو مطب فرمایا کریں گے۔ ربوہ میں اور اس کے قرب و جوار کے مریض ان دو دنوں میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں

جمعرات تین بجے سے دوپہر سے شام ۶ بجے تک اور جمعہ صبح ۸ بجے سے بارہ بجے دوپہر تک

(مینیجر مشہور دواخانہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴